المنیر
MARKAZ TALEEM-O-TARBIYAT

سیرت حضرت عثمان ذی النورین رضی اللہ عنہ

- نام ونسب
- تعلیم و تعلم
- تعلق مع اللہ، عبادات
- لوگوں کے ساتھ حسن سلوک
- دینی خدمات اور قربانیاں
- فضائل، خصوصیات، امتیازات، بشارتیں
- حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے متعلق غلط فہمیوں کے جوابات

مفتی منیر احمد صاحب
استاذ: جامعہ معہد العلوم الاسلامیۃ (جدید)
فاضل: جامعۃ العلوم الاسلامیہ بنوری ٹاؤن، کراچی

سیرت حضرت عثمان

ذی النورین رضی اللہ عنہ

مرتب: مفتی منیر احمد صاحب

استاذ: جامعہ معہد العلوم الاسلامیۃ (رجسٹرڈ)

فاضل: جامعۃ العلوم الاسلامیہ بنوری ٹاؤن، کراچی

المنیر مرکز تعلیم وتربیت فاؤنڈیشن (رجسٹرڈ)

MARKAZ TALEEM-O-TARBIYAT FOUNDATION

{جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں}

◄ کتاب کا نام : سیرت حضرت عثمان ذی النورین رضی اللہ عنہ
◄ مرتب : مفتی منیر احمد صاحب
◄ طباعت : محرم الحرام 1444ھ اگست 2022ء
◄ ناشر : المنیر مرکز تعلیم وتربیت فاؤنڈیشن (رجسٹرڈ)
◄ ای میل : admin@almuneer.pk
◄ ویب سائٹ : almuneer.pk
◄ فیس بک : AlMuneerOfficia
◄ یوٹیوب : AlMuneer

ملنے کا پتہ

جامعہ معہد العلوم الاسلامیہ
متصل جامع مسجد الفلاح بلاک "H" شمالی ناظم آباد، کراچی
فون نمبر: 0331-2607207 - 0331-2607204

سیرت حضرت عثمان ذی النورین

- نام ونسب
- تعلیم وتعلم
- تعلق مع اللہ، عبادات
- لوگوں کے ساتھ حسن سلوک
- دینی خدمات اور قربانیاں
- فضائل، خصوصیات، امتیازات، بشارتیں
- حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے متعلق غلط فہمیوں کے جوابات

باب:1

نام ونسب

نام: عثمان بن عفان بن ابی العاص

کنیت: ابوعمرو/ ابوعبداللہ

لقب: ذوالنورین (حضرت رقیہ رضی اللہ عنہا کے انتقال کے بعد ام کلثوم رضی اللہ عنہا سے نکاح ہوا اس پر یہ لقب ملا)

والدہ: اروی بنت کریز

ولادت: عام الفیل کے 6 سال بعد

کل عمر: 82 سال

حلیہ: ابھری ناک، لمبے بال آخری عمر میں زرد خضاب کرتے تھے، دانتوں کو سونے سے باندھا گیا تھا، داڑھی گنجان، سینہ چوڑا چکلا، کاندھوں کی ہڈیاں بڑی بڑی، رنگ سفید، عمامہ پہن کر بہت خوبصورت معلوم ہوتے، چہرے پر کچھ چیچک کے نشانات تھے، بڑھاپے میں پیشاب کی بیماری ہوگئی تھی چنانچہ ہر نماز کیلیے وضو کرتے تھے (1)

کان عثمان من اجمل الناس (2)

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ خوبصورت ترین انسان تھے

باب:2

تعلیم و تعلم

(1) تجوید/قراءت: کے بڑے ماہر تھے، قراء سبعۃ میں عبداللہ بن عامر نے تجوید وقراءت کا فن حضرت عثمان ہی سے سیکھا۔(3)

- انہوں نے قرآن حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سیکھا:

وھو افضل من قرا القرآن علی النبی ﷺ(4)

(2) احادیث: حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی احادیث کو بھی خوب جاننے والے تھے اگرچہ تقوی و احتیاط کی وجہ سے بیان کم کرتے تھے مرویات کی تعداد 146 ہے صحیحین میں 816 بخاری، 5 مسلم میں ہیں۔(5)

فلما توضا عثمان قال أَلاَ أُحَدِّثُكُمْ حَدِيثًا لَوْلاَ آيَةٌ مَا حَدَّثْتُكُمُوهُ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ:لاَ يَتَوَضَّأُ رَجُلٌ يُحْسِنُ وُضُوءَهُ، وَيُصَلِّي الصَّلاَةَ، إِلَّا غُفِرَ لَهُ مَا بَيْنَهُ وَبَيْنَ الصَّلاَةِ حَتَّى يُصَلِّيَهَا قَالَ عُرْوَةُ: " الآيَةَ إِنَّ الَّذِينَ يَكْتُمُونَ مَا أَنْزَلْنَا مِنَ البَيِّنَاتِ(6)

جب حضرت عثمان نے وضو کیا تو فرمایا اگر ایک آیت نہ ہوتی تو میں تم سے یہ حدیث بیان نہ کرتا، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے سنا جو شخص اچھی طرح وضو کر کے نماز پڑھتا ہے تو اس وضو اور نماز کے درمیان گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں، عروہ کہتے ہیں وہ آیت یہ ہے۔

(اِنَّ الَّذِيْنَ يَكْتُمُوْنَ مَاۤ اَنْزَلْنَا مِنَ الْبَيِّنٰتِ وَالْهُدٰى مِنْۢ بَعْدِ مَا بَيَّنّٰهُ لِلنَّاسِ فِى الْكِتٰبِ اُولٰۤٮِٕكَ يَلْعَنُهُمُ اللّٰهُ وَيَلْعَنُهُمُ اللّٰعِنُوْنَ

(3)فقہ: ان کا شمار فقہاء صحابہ میں ہوتا تھا، مجتہد بھی تھے۔(7)

ایک مرتبہ غسل سے متعلق ایک مسئلہ کے بارے میں کسی شخص نے حضرت عثمان سے استفسار کیا اس کے بعد وہ شخص چند دوسرے صحابہ کے پاس گیا اور ان سے بھی وہی سوال کیا سب کا جواب وہی تھا جو حضرت عثمان کا تھا۔(8)

- مجلس افتاء و شوریٰ شیخین کے رکن تھے
- علم فرائض میں آپ کا پایہ بہت بلند تھا زھری کہتے ہیں عثمان اور زید بن ثابت کے انتقال کے بعد فرائض کا ایسا جاننے والا نہ رہا(9)
- علم مناسک میں حضرت عثمان اور ابن عمر سب سے بڑے ماہر تسلیم کیے جاتے تھے(10)

(4)شعر و شاعری: آپ کو کثرت سے اشعار یاد تھے، بر موقع پڑھتے، ھشام بن عروہ کہتے ہیں حضرت عثمان سب سے زیادہ لوگوں میں اشعار کے روایت کرنے والے تھے۔(11)

المنبر مرکز تعلیم و تربیت فاؤنڈیشن MARKAZ TALEEM-O-TARBIYAT FOUNDATION

باب:3

تعلق مع اللہ/عبادات

(1) روزہ، نماز، تلاوت: آپ صائم الدھر، قائم اللیل تھے اول شب میں سوتے تھے۔(12)

• حج کے موقع پر مقام ابراہیم کے پاس ایک رکعت میں پورا قرآن پڑھ لیا۔(13)

• **خشوع:** محاصرہ میں باغیوں نے دروازہ کو آگ لگادی، شور وشغب تھا آپ نماز میں سورہ طہٰ پڑھتے رہے۔(14)

عبداللہ بن عمر فرماتے ہیں:

أَمَّنْ هُوَ قَانِتٌ آنَاءَ اللَّيْلِ سَاجِدًا وَقَائِمًا يَحْذَرُ الْآخِرَةَ وَيَرْجُو رَحْمَةَ رَبِّهِ (زمر:9)

حضرت عثمان کے بارے میں نازل ہوئی ہے۔(15)

• **تلاوت:** جس وقت شہادت ہوئی آپ تلاوت ہی کر رہے تھے **فسیکفیکھم اللہ وھو السمیع العلیم** پر آپ کے خون کے قطرے گرے۔(16)

فرماتے تھے:

خدا نہ کرے مجھ پر کوئی دن ایسا گزرے جس میں میں نے تلاوت نہ کی ہو۔(17)

(2) خوف خدا: قبر پر کھڑے ہو کر اتنا روتے کہ داڑھی تر ہوجاتی۔(18)

• زمانہ جاہلیت میں بھی نہ کبھی شراب پی نہ کبھی ناچ گانے میں شریک ہوئے نہ کبھی زنا کیا نہ قتل کیا۔(19)

ابوامامہ بن سہل/ اسی طرح ابن عمر سے محاصرہ کے وقت فرمایا:

میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے سنا ہے: "تین باتوں کے بغیر کسی مسلمان شخص کا

خون حلال نہیں:

ایک یہ کہ اسلام لانے کے بعد وہ کفر کا ارتکاب کرے۔

دوسرے یہ کہ شادی شدہ ہو کر زنا کرے۔

اور تیسرے یہ کہ ناحق کسی کو قتل کر دے" تو اللہ کی قسم! میں نے نہ تو جاہلیت میں، اور نہ اسلام لانے کے بعد کبھی زنا کیا، اور جب سے اللہ نے مجھے ہدایت بخشی ہے میں نے کبھی نہیں چاہا کہ میرا دین اس کے بجائے کوئی اور ہو، اور نہ ہی میں نے کسی کو قتل کیا ہے، تو آخر کس بنیاد پر مجھے یہ قتل کریں گے؟۔(20)

(3) شرم وحیاء/ پاکدامنی:

(1) حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

اصدقھم حیاء عثمان(21)

حیاء کے اعتبار سے سب سے سچے عثمان ہیں

(2) سیدہ عائشہ اور سیدنا عثمان سے روایت ہے، سیدنا ابوبکر نے اجازت مانگی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لیٹے ہوئے تھے اپنے بچھونے پر، سیدہ عائشہ کی چادر اوڑھے ہوئے، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سیدنا ابوبکر کو اجازت دی اسی حال میں، وہ اپنا کام پورا کر کے چلے گئے، پھر سیدنا عمر آئے، انھوں نے اجازت مانگی، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اجازت دی۔ اسی حال میں، وہ بھی اپنے کام سے فارغ ہو کر چلے گئے۔ سیدنا عثمان نے کہا: پھر میں نے اجازت مانگی تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بیٹھ گئے اور سیدہ عائشہ سے فرمایا: " اپنے کپڑے اچھی طرح پہن لے" میں اپنے کام سے فارغ ہو کر چلا گیا، اس کے بعد سیدہ عائشہ نے کہا: یارسول اللہ! کیا وجہ ہے کہ آپ سیدنا ابوبکر آنے سے نہ گھبرائے، نہ عمر کے آنے سے جیسا عثمان کے آنے سے گھبرائے، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: " عثمان حیادار مرد ہے اور میں ڈرا اگر اسی حال میں ان کو اجازت دوں تو وہ اپنا کام نہ کر سکیں۔ " (شرم سے کچھ نہ کہیں اور چلے جائیں) (22)

(3) سیدہ عائشہ صدیقہ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے گھر میں لیٹے ہوئے

تھے، اس حال میں کہ آپ کی رانیں یا پنڈلیاں مبارک کھلی ہوئی تھیں (اسی دوران) حضرت ابوبکر نے اجازت مانگی تو آپ نے ان کو اجازت عطا فرما دی اور آپ اسی حالت میں لیٹے باتیں کر رہے تھے، پھر حضرت عمر نے اجازت مانگی تو آپ نے ان کو بھی اجازت عطا فرما دی اور آپ اسی حالت میں باتیں کرتے رہے، پھر حضرت عثمان نے اجازت مانگی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بیٹھ گئے اور اپنے کپڑوں کو سیدھا کر لیا، روای محمد کہتے ہیں کہ میں نہیں کہتا کہ یہ ایک دن کی بات ہے، پھر حضرت عثمان اندر داخل ہوئے اور باتیں کرتے رہے تو جب وہ سب حضرات نکل گئے تو حضرت عائشہ نے فرمایا حضرت ابوبکر آئے تو آپ نے کچھ خیال نہیں کیا اور نہ کوئی پروا کی، پھر حضرت عمر تشریف لائے تو بھی آپ نے کچھ خیال نہیں کیا اور نہ ہی کوئی پروا کی، پھر حضرت عثمان آئے تو آپ سیدھے ہو کر بیٹھ گئے اور آپ نے اپنے کپڑوں کو درست کیا تو آپ نے فرمایا (اے عائشہ!) کیا میں اس آدمی سے حیاء نہ کروں کہ جس سے فرشتے بھی حیاء کرتے ہیں۔(23)

(4) حضرت عثمان شدت حیاء کی وجہ سے کبھی شلوار اتار کر نہیں نہاتے حالانکہ بند غسل خانہ میں نہاتے تھے۔(24)

(4) اتباع سنت کا اہتمام:

(1) **وضو:** حمران بن ابان کہتے ہیں کہ میں حضرت عثمان کے پاس وضو کا پانی لے کر آیا اس وقت وہ مقاعد پر بیٹھے ہوئے تھے، انھوں نے اچھی طرح وضو کیا پھر کہا، کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اسی جگہ دیکھا، کہ وضو کیا اور اچھی طرح وضو کیا پھر فرمایا کہ جس نے اس وضو کی طرح وضو کیا، پھر مسجد میں آیا اور دو رکعت نماز پڑھی پھر بیٹھ گیا، تو اس کے اگلے گناہ بخش دیئے جائیں گے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ دھوکا میں نہ مبتلا ہو جاؤ۔(25)

(2) **حج:** عبدالرحمن بن یزید سے روایت کرتے ہیں انھوں نے بیان کیا کہ ہم لوگ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے ساتھ مکہ کی طرف روانہ ہوئے، پھر ہم لوگ مزدلفہ

آئے تو انھوں نے دو نمازیں پڑھیں، ہر نماز الگ اذان اور اقامت کے ساتھ پڑھی اوران دونوں نمازوں کے درمیان کھانا کھایا، پھر فجر کی نماز پڑھی، طلوع فجر کے وقت درآں حالانکہ کہ کوئی کہتا تھا کہ صبح ہوگئی اور کوئی کہتا تھا کہ ابھی صبح نہیں ہوئی، پھر کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اس جگہ مغرب اور عشاء کی دو نمازیں اپنے وقت سے ہٹا دی گئی ہیں، اس لیے لوگ مزدلفہ نہ آئیں جب تک کہ اندھیرا نہ ہوجائے اور فجر کی نماز کا یہ وقت ہے، پھر ٹھہرے رہے یہاں تک کہ خوب اجالا ہوگیا صبح روشن ہوگئی۔ پھر کہا کہ اگر امیر المومنین اس وقت کوچ کریں تو انھوں نے سنت کے مطابق کیا پھر میں نہیں جانتا کہ ان کا یہ کہنا پہلے ہوا یا (اتباع سنت میں) حضرت عثمان کا کوچ پہلے ہوا اور برابر لبیک کہتے رہے یہاں تک کہ یوم نحر میں رمی جمرہ کیا۔(26)

(3) **عادات:** عباد بن تمیم اپنے چچا سے روایت کرتے ہیں کہ انھوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو مسجد میں اس طرح چت لیٹے ہوئے دیکھا کہ آپ اپنا ایک پیر دوسرے پیر پر رکھے ہوئے تھے۔ اور ابن شہاب، سعید بن مسیب سے روایت کرتے ہیں کہ عمر اور عثمان (بھی) یہی کرتے تھے۔(27)

(4) حمران کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرت عثمان غنی نے وضو کے لیے پانی منگوایا، چنانچہ کلی کی، ناک میں پانی ڈالا اور تین مرتبہ چہرہ دھویا اور دونوں بازوؤں کو تین تین مرتبہ دھویا، سر کا مسح کیا اور دونوں پاؤں کے اوپر والے حصے پر بھی مسح فرمایا اور ہنس پڑے، پھر اپنے ساتھیوں سے پوچھا کہ تم مجھ سے ہنسنے کی وجہ کیوں نہیں پوچھتے ؟ لوگوں نے کہا امیر المومنین! آپ ہی بتائیے کہ آپ کیوں ہنسے؟ فرمایا کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھا کہ آپ نے بھی اسی طرح پانی منگوایا اور اس جگہ کے قریب بیٹھ کر اسی طرح وضو کیا جیسے میں نے کیا، پھر نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بھی ہنس پڑے اور اپنے ساتھیوں سے پوچھا کہ تم مجھ سے ہنسنے کی وجہ کیوں نہیں پوچھتے ؟ صحابہ کرام نے پوچھا یا رسول اللہ! آپ کو کس چیز نے ہنسایا ؟ فرمایا انسان جب وضو کا پانی منگوائے اور چہرہ دھوئے تو اللہ اس کے وہ تمام گناہ معاف فرما دیتا ہے جو چہرے سے ہوتے ہیں، جب بازو دھوتا

ہے تب بھی ایسا ہی ہوتا ہے، جب سر کا مسح کرتا ہے تب بھی ایسا ہی ہوتا ہے اور جب پاؤں کو پاک کرتا ہے تب بھی ایسا ہی ہوتا ہے۔(28)

(5)عَنْ عُثْمَانَ: أَنَّهُ رَأَى جَنَازَةً فَقَامَ لَهَا، وَقَالَ: رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ رَأَى جَنَازَةً فَقَامَ لَهَا ۔(29)

عثمان ایک جنازہ دیکھ کر کھڑے ہو گئے اور فرمایا میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا تھا کہ آپ بھی جنازہ دیکھ کر کھڑے ہو گئے تھے۔

(6)أَنَّهُ رَأَى عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ جَلَسَ عَلَى الْبَابِ الثَّانِي مِنْ مَسْجِدِ رَسُولِ اللهِ ﷺ فَدَعَا بِكَتِفٍ فَتَعَرَّقَهَا، ثُمَّ قَامَ فَصَلَّى وَلَمْ يَتَوَضَّأْ، ثُمَّ قَالَ: جَلَسْتُ مَجْلِسَ النَّبِيِّ ﷺ وَأَكَلْتُ مَا أَكَلَ النَّبِيُّ ﷺ وَصَنَعْتُ مَا صَنَعَ النَّبِيُّ ﷺ(30)

- **حضور ﷺ سے محبت:**

(1) جس ہاتھ سے آنحضرت ﷺ کے دست مبارک پر بیعت کی تھی عمر بھر اس سے عضو خاص کو مس نہیں کیا۔(31)

(2) ایک مرتبہ حضرت عمر نے اپنی صاحبزادی حفصہ سے نکاح کرنے کی پیش کش کی تو حضرت عثمان نے اس کو صرف اس لیے منظور نہیں کیا کہ آنحضرت ﷺ کا گوشہ خاطر اس طرف تھا اور حضرت عثمان کو اس کا علم تھا۔(32)

(3) صلح حدیبیہ کے موقع پر قریش سے بات چیت کرنے کی غرض سے آپ مکہ گئے تو وہاں آپ کے لیے موقع تھا کہ طواف کعبہ سے سرفراز ہوں اور قریش نے آپ کو اس کی اجازت بھی دی تھی، لیکن حضرت عثمان کی محبت وادب نبوی نے گوارا نہ کیا کہ حضور ﷺ پر مکہ کا داخلہ ممنوع ہو اور وہ خود تن تنہا طواف مکہ کر آئیں۔

بلکہ ایک روایت میں ہے کہ لوگوں نے یہ کہا:

هنيئا لابی عبد الله يطوف بالبيت آمنا ۔

توحضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

لو مکث کذا و کذا ما طاف حتی اطوف (33)

(4) جب مدینہ کے حالات سخت تشویش انگیز ہو گئے تو امیر معاویہ نے امیر المومنین کو مشورہ دیا تھا کہ وہ ان کے ساتھ شام تشریف لے چلیں اور اگر یہ گوارا نہ ہو تو انھیں اجازت دیں کہ قصر خلافت کی حفاظت کے لیے فوج کا ایک دستہ بھیج دیں۔لیکن حضرت عثمان نے ان دونوں صورتوں کو یہ کہہ کر نامنظور کر دیا تھا کہ میں نہ کسی قیمت پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا قرب چھوڑ سکتا ہوں اور نہ یہ گوارا کر سکتا ہوں کہ مدینہ میں فوج اس درجہ کثیر آجائے کہ اس کی وجہ سے شہر رسول کے رہنے والوں کو اشیائے خورونوش کی تنگی محسوس ہو۔(34)

(5) زھد، استغناء/قناعت:

تنخواہ نہ لینا: خلیفہ ہونے کے بعد اگرچہ آپ کا تمام وقت امور خلافت میں گزرتا تھا اپنے کاروبار کیلیے بھی وقت نہ نکلتا لیکن اس کے باوجود بیت المال سے تنخواہ نہیں لیتے تھے۔(35)

باب:4

لوگوں کے ساتھ حسن سلوک

(1) معاملات کی صفائی: فریق ثانی کی دلجوئی کا برابر خیال رکھتے تھے، ایک مرتبہ آپ نے کسی شخص سے زمین خریدی مالک بہت دنوں تک قیمت لینے نہیں آیا، ایک روز وہ کہیں مل گیا اور حضرت عثمان نے کہا: تم اپنی زمین کی قیمت لینے نہیں آئے تو اس شخص نے کہا مجھ کو زمین کی فروختگی میں دھوکا ہوا ہے لوگ مجھے برا بھلا کہتے ہیں بیع اگر چہ ختم ہو چکی تھی اور اب بائع کو فروخت شدہ زمین کے واپس لینے کا کوئی حق نہیں تھا لیکن اس کے باوجود حضرت عثمان نے فرمایا اگر ایسا ہے تو تم کو اختیار ہے، اپنی زمین واپس لے لو یا اس کی قیمت لو اس کے بعد یہ حدیث پڑھی: اللہ تعالیٰ اس شخص کو جنت میں داخل کرے گا جو صلح پسند اور نرم خو ہوگا خواہ اس کی حیثیت خریدار کی ہو یا فروخت کنندہ کی، فریاد رس کی ہو یا فریاد کرنے والے کی۔(36)

(2) غلاموں کو آزاد کرنا: ہر جمعہ ایک غلام کو آزاد کرتے تھے اگر کسی جمعہ موقع نہیں ملا تو اگلے جمعہ دو آزاد کرتے۔(37)

(3) خادم کی راحت کا خیال: رات میں تہجد کیلیے اٹھتے تو وضو کا پانی خود لیتے کسی نے کہا آپ کسی خادم سے کام کیوں نہیں لیتے؟ فرمایا آخر رات تو آرام کرنے کے لیے ان کے واسطے بھی ہے۔(38)

(4) دوسروں کی ضرورتوں کا خیال: ایک مرتبہ مسجد میں اپنی چادر کا تکیہ بنائے سو رہے تھے اسی حالت میں دو سقے لڑتے ہوئے آگئے تو آپ نے وہیں ان کا فیصلہ کر دیا۔(39)

(5) مہمان نوازی: آئے دن لوگوں کو کھانے پر مدعو کرتے رہتے تھے لیکن ان کو دارالامارت کا پر تکلف کھانا کھلاتے اور خود گھر میں جا کر سرکہ یا زیتون کا تیل تناول

فرما لیتے۔(40)

(6) دلجوئی: حضرت عثمان بن ابی العاص ثقفی حضرت عمر کے زمانہ سے بحرین وعمان کے گورنر چلے آرہے تھے، حضرت عثمان نے بھی ان کو اس عہدہ پر باقی رکھا، لیکن 29 ہجری میں انھیں معزول کر دیا اس کے بعد وہ بصرہ میں قیام پذیر ہو گئے، علاوہ ازیں عثمان بن ابی العاص کا مکان مدینہ میں مسجد نبوی سے متصل تھا، حضرت عثمان نے جب مسجد نبوی میں توسیع کا ارادہ کیا تو عثمان بن ابی العاص کا مکان مسجد میں ضم کر دیا۔ اور اب معزولی اور مکان دونوں کی تلافی حضرت عثمان نے یہ کی کہ بصرہ میں ایک بڑی جائداد واراضی جو مورخین کے اندازے کے مطابق دس ہزار جریب (ایک جریب کم وبیش ڈیڑھ سو مربع گز کے برابر ہوتا ہے) تھی عثمان بن ابی العاص الثقفی کو ہبہ کر دی اور اس کے لیے ایک پروانہ لکھ دیا، اس پروانہ میں عثمان بن ابی العاص الثقفی کو خطاب کر کے تحریر کیا گیا تھا یہ اراضی اور جائداد میں نے تم کو اس مکان کے عوض دی ہے جو مدینہ میں توسیع مسجد نبوی کے لیے میں نے تم سے لیا تھا اور جس کو امیر المومنین حضرت عمر نے تمہارے لیے خریدا تھا، اس جائداد اور اراضی کی جتنی قیمت تمہارے مکان کی قیمت سے زیادہ ہو اس کو میری طرف سے اپنی معزولی کے مکافات سمجھو۔(41)

- حضرت عمر کا معمول تھا جس کسی عامل یا والی کی دولت کو اس کی آمدنی سے زیادہ پاتے تھے اس سے مقاسمہ یعنی بٹائی کر لیتے تھے، چنانچہ ایک مرتبہ انھوں نے ابوسفیان اور عتبہ بن ابی سفیان سے بٹائی کر کے کچھ رقم لے لی تھی اور اس کو بیت المال میں داخل کر دیا تھا۔ حضرت عثمان جب خلیفہ ہوئے تو اس رقم کو واپس کرنا چاہا مگر ان دو بزرگوں نے رقم واپس لینے سے انکار کر دیا۔(42)

(7) ذمیوں کے ساتھ حسن سلوک: اسلام میں ذمیوں کے جو حقوق ہیں حضرت عثمان ان کا بھی بڑا خیال رکھتے تھے اور ان کی جو بجا شکایات ہوتی تھیں انھیں رفع کرتے تھے، چنانچہ

نجران کے عیسائی جن کو حضرت عمر نے کسی مصلحت سے جلاوطن کر کے شام اور عراق میں آباد کر دیا تھا ان کا ایک وفد ایک مرتبہ حضرت عثمان کی خدمت میں چند شکایات لے کر حاضر ہوا تو آپ نے ولید بن عقبہ کو جو کوفہ کے گورنر تھے یہ فرمان ارسال فرمایا:

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ امیر المومنین عبد اللہ عثمان کی طرف سے ولید بن عقبہ کے نام۔ السلام علیکم؛

میں اس معبود برحق کا شکر گزار ہوں جس کے سوا کوئی دوسرا عبادت کے لائق نہیں ہے معلوم ہونا چاہئے کہ اسقف (بشپ) عاقب (vecar) اور نجرانی عیسائیوں کے اکابر جو اس وقت عراق میں مقیم ہیں وہ مجھ سے ملے اور اپنی شکایات و مشکلات بیان کیں، اور انھوں نے عمر کی وہ تحریر دکھائی جس میں انھوں نے یمن میں متروکہ اراضی کے بدلہ میں نجرانیوں کو عراق و شام میں اراضی دینے کا حکم صادر کیا تھا۔ علاوہ ازیں تم ان زیادتیوں سے بھی واقف ہو جو مقامی مسلمان ان لوگوں کے ساتھ کر رہے ہیں ان امور کے پیش نظر میں نے ان کے جزیہ کی رقم میں سے تیس حلے (چھ سو روپیہ سالانہ) کی تخفیف کر دی ہے، اور میں سفارش کرتا ہوں کہ ان لوگوں کو وہ سب اراضی دیدی جائے جو عمر نے عراق میں ان کو دلوائی تھی۔ علاوہ ازیں لوگوں کو اچھی طرح سمجھا دو کہ نجرانیوں کے ساتھ حسن اخلاق سے پیش آئیں، کیونکہ یہ ذمی ہیں جن کے ساتھ حسن سلوک کرنے کا ہم نے ذمہ لیا ہے، پھر میں ان سب سے پہلے سے واقف ہوں عمر نے جو دستاویز ان کو لکھ کر دی تھی اسے خود بھی دیکھو اور اس میں جو وعدہ ان لوگوں کے ساتھ کیا گیا ہے اس کو پورا کرو، اور پڑھنے کے بعد یہ دستاویز ان کو واپس کر دو۔ (43)

(8) غریبوں پر مال لگانا: ایک مرتبہ خلافت صدیقی میں سخت قحط پڑا اور انہیں دنوں میں حضرت عثمان کا کاروان تجارت واپس آیا تو حضرت عثمان نے پورا کارواں ہی غریبوں اور حاجت مندوں کے لیے وقف کر دیا۔ (44)

● بئر رومہ: مدینہ منورہ میں مسلمانوں کو میٹھے پانی کی فراہمی میں بڑی مشکل پیش آتی تھی پورے شہر میں میٹھے پانی کا ایک کنواں تھا بئر رومہ حضور نے فرمایامن ابتاع بئر رومة غفر اللہ له جو شخص رومہ کنواں خریدے گا اللہ تعالیٰ اس کی مغفرت فرمائیں گے۔اس پر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے ایک یہودی کو منہ مانگے دام دے کر اس سے میٹھے پانی کا کنواں بئر رومہ خرید کر مسلمانوں کیلیے وقف کر دیا(45)

جب آپ کے گھر کا محاصرہ ہوا تو آپ نے اپنا یہ احسان بھی بتایا پر کسی کو آپ پر رحم نہ آیا(46)

المنبر مرکز تعلیم و تربیت فاؤنڈیشن MARKAZ TALEEM-O-TARBIYAT FOUNDATION

باب:5

دینی خدمات/قربانیاں

(1) تکلیفوں پر صبر: حضرت عثمان اگرچہ دولت ثروت کی وجہ سے خاندان میں نہایت معزز اور باوقار تھے لیکن اس ابتلائے عام سے وہ بھی نہ بچ سکے، ان کا چچا الحکم ان کو رسی سے باندھ کر مارتا اور کہتا تو اپنے آباواجداد کا مذہب چھوڑ کر اس نئے مذہب کو قبول کر بیٹھا ہے، خدا کی قسم میں تجھ کو اس وقت تک نہیں چھوڑوں گا جب تک تو اس مذہب کو ترک نہیں کر دے گا۔ حضرت عثمان جواب دیتے: بخدا میں اس دین کو کبھی نہ چھوڑوں گا اور نہ اس سے جدا ہوں گا الحکم بھتیجے کا یہ اصرار اور استقلال دیکھتا تو آخر ہار مان کر بندش کھول دیتا۔ (47)

(2) دو ہجرتیں: آپ نے اللہ کے دین کے لیے دو ہجرتیں کی ہیں (1) ہجرت حبشہ (2) ہجرت مدینہ

عبیداللہ بن عدی بن خیار سے بیان کرتے ہیں کہ حضرت مسور بن مخرمہ اور عبدالرحمن بن اسود بن عبدیغوث نے ان سے کہا کہ تم کو حضرت عثمان سے ان کے بھائی ولید کے بارے میں گفتگو کرنے سے کیا امر مانع ہے؟ حالانکہ لوگوں نے ان کے بارے میں بہت گفتگو کی ہے لہٰذا میں نے حضرت عثمان سے کہنے کا ارادہ کیا وہ نماز ادا کرنے کے لیے آئے تو میں نے ان سے کہا مجھے آپ سے کچھ کام ہے جس میں آپ ہی کی بھلائی ہے انھوں نے کہا تم سے اللہ کی پناہ چنانچہ میں لوٹ آیا اور ان لوگوں کے پاس لوٹا ہی تھا کہ حضرت عثمان کا قاصد آیا میں حضرت عثمان کے پاس گیا تو انھوں نے کہا کیا بات کہنا چاہتے ہو؟ میں نے عرض کیا کہ اللہ تعالیٰ نے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو حق کے ساتھ بھیجا ان پر اپنی کتاب نازل فرمائی آپ ان لوگوں میں تھے جنہوں نے اللہ تعالیٰ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بات مانی پھر آپ نے دو مرتبہ ہجرتیں کی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی صحبت میں رہے اور ان کی روش کو دیکھا لوگ عام طور پر ولید کے بارے میں بہت کچھ

کہہ رہے ہیں حضرت عثمان نے فرمایا تم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھا ہے؟ میں نے عرض کیا کہ میں نے دیکھا تو نہیں لیکن مجھے آپ کا علم پہنچا ہے جس طرح کنواری لڑکی کو اس کے پردہ میں پہنچتا ہے اس پر حضرت عثمان نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے یقیناً حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو حق کے ساتھ بھیجا ہے اور میں ان لوگوں میں سے ہوں جنہوں نے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی بات مانی اور میں اس چیز پر بھی ایمان لایا جو سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر نازل کی گئی تھی اور میں نے دو دفعہ ہجرت کی جیسا کہ تم نے بیان کیا اور میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی صحبت بھی اٹھائی اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بیعت کی لیکن اللہ کی قسم! میں نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نافرمانی نہیں کی اور نہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے فریب کیا اللہ تعالیٰ نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو وفات دی پھر اسی طرح حضرت ابوبکر کی صحبت سے فیض یاب ہوا پھر اسی طرح حضرت عمر کی صحبت سے اس کے بعد میں خلیفہ بنایا گیا تو کیا میرا وہ حق نہیں ہے جیسا ان لوگوں کا تھا میں نے عرض کیا ہاں ضرور ہے تو حضرت عثمان نے کہا پھر یہ کیسی باتیں ہیں جو مجھ سے تم کہہ رہے ہو ولید کا معاملہ جس کو تم نے بیان کیا ہے تو انشاء اللہ تعالیٰ اس میں ہم حق پر عمل کریں گے اس کے بعد انھوں نے حضرت علی کو بلایا اور ان کو حکم دیا کہ ولید کے اسی درے لگائیں چنانچہ انھوں نے اس کے اسّی (80) درے مارے۔ **(48)**

- ایک روایت بھی ہے؛

ان عثمان اول من هاجر الی الله باهله بعد لوط۔ (49)

حضرت لوط ؑ کے بعد حضرت عثمان ہی سب سے پہلے وہ شخص ہیں جنہوں نے اپنے اہل وعیال کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے لیے ہجرت کی۔

(3) غزوات میں شرکت: آپ نے دور نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں بہت سے غزوات میں شرکت کی غزوہ احد، صلح حدیبیہ، غزوہ تبوک وغیرہ

(4) فتوحات کا دائرہ پھیلانے کی کوششیں: حضرت عثمان فتوحات کا دائرہ پھیلانے کی برابر کوششیں کرتے تھے چنانچہ دور فاروقی میں اسلامی حکومت ساڑھے بائیس لاکھ مربع میل پر

محیط تھی تو دورعثمان میں 44لاکھ مربع میل پر محیط ہوگئی۔(50)

- حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے دور میں خلافت اسلامیہ کی حدود ہندوستان کی سرحدوں سے لے کر شمالی افریقہ کے ساحلوں اور بحیرہ روم میں شرقی یورپ کی سرحدات تک وسیع ہوگئیں۔(51)

(5) دین کی اشاعت وحفاظت پر مال خرچ کرنا:

1) مسجد نبوی کی توسیع: مدینہ منورہ کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور صحابہ کیلیے مسجد کا ہونا بے حد ضروری تھا ابتدائی طور پر تھوڑی سی زمین مسجد کے لیےخریدی گئی پھر چھوٹی پڑی تو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا من ابتاع مربد بني فلان غفر الله له؟ جوشخص فلاں خاندان کا کھلیان خرید کر (مسجد کے لیے وقف) کرے گا اللہ تعالیٰ اس کے سب گناہ معاف کردے گا۔تو آپ نے وہ زمین خریدی اور پھر مسجد کیلیے وقف کردی۔(52) محاصرہ کے دن آپ نے اس کا ذکر کیا کسی کو رحم نہ آیا۔(53)

2) جیش العسرۃ میں دینار دینا:

جاء عثمان إلى النبي صلى الله عليه و سلم بألف دينار في كمه حين جهز جيش العسرة فنثرها في حجره فرأيت النبي صلى الله عليه و سلم يقلبها في حجره ويقول : " ما ضر عثمان ما عمل بعد اليوم " مرتين.(54)

اس وقت جب کہ جیش عسرۃ یعنی لشکر تبوک کا سامان جہاد تیار اور فراہم کیا جارہا تھا حضرت عثمان ایک ہزار دینار اپنے کرتہ کی آستین میں بھر کر نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس لائے اور ان کو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی گود میں بکھیر دیا، میں نے دیکھا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان دیناروں کو اپنی گود میں الٹ پلٹ کر دیکھتے جاتے تھے اور فرماتے جاتے تھے۔آج کے اس مالی ایثار کے بعد عثمان سے اگر کوئی گناہ بھی سرزد ہوجائے تو ان کا کچھ نہیں بگڑے گا، یہ الفاظ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دو مرتبہ ارشاد فرمائے۔

3) جیش العسرۃ میں اونٹ دینا:

حضرت عبدالرحمن بن خباب فرماتے ہیں کہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو غزوہ تبوک کے لیے تیاری کے متعلق ترغیب دیتے ہوئے دیکھا چنانچہ حضرت عثمان بن عفان کھڑے ہوئے اور عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سو اونٹ، پالان اور کجاوے وغیرہ سمیت میرے ذمے ہے جو اللہ کی راہ کے لیے وقف ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پھر ترغیب دی تو عثمان دوبارہ کھڑے ہوئے میں دو سو اونٹ پالان اور کجاوے وغیرہ سمیت اپنے ذمے لیتا ہوں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پھر ترغیب دی تو حضرت عثمان تیسری مرتبہ کھڑے ہوئے اور تین سو اونٹ اپنے ذمے لئے۔ راوی کہتے ہیں کہ میں نے دیکھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم منبر سے یہ کہتے ہوئے نیچے تشریف لے آئے کہ آج کے بعد عثمان کچھ بھی کرے اس کا مواخذہ نہیں ہوگا۔ آج کے بعد عثمان کے کسی عمل پر اس کی پکڑ نہیں ہوگی۔ (55)

(6) قرآن کی خدمت:

1) کاتب وحی ہونے کا اعزاز: عثمان رضی اللہ عنہ بھی ان چند لوگوں میں شامل تھے جو لکھنے اور پڑھنے کی صلاحیت رکھتے تھے آپ نے اپنی صلاحیت بھی دین کے لیے وقف کرتے ہوئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر نازل ہونے والی وحی کو لکھنا شروع کیا اور سورۃ الحجرات سے لے کر آخری سورت تک سب سے پہلے سیدنا عثمان نے اپنے ہاتھ سے لکھا۔

محاصرہ کے وقت جب آپ کو شہید کرنے کیلیے ایک بد بخت گھر کے اندر داخل ہوا آپ کے ہاتھ کا کچھ حصہ کٹ گیا تو حضرت عثمان فرمانے لگے:

اما واللہ انہا الاول کف خطت المفصل

خدا کی قسم یہ سب سے پہلا ہاتھ ہے جس نے قرآن کریم لکھا۔ (56)

2) جمع قرآن:

حضرت انس بن مالک سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت حزیفہ بن الیمان حضرت

عثمان کے پاس پہنچے اس وقت وہ اہل شام وعراق کو ملا کر فتح آرمینۃ وآذربائیجان میں جنگ کر رہے تھے قرأت میں اہل عراق وشام کے اختلاف نے حضرت خزیفہ کو بے چین کر دیا چنانچہ حضرت حزیفہ نے حضرت عثمان سے کہا کہ اے امیر المومنین ! اس امت کی خبر لیجئے قبل اس کے کہ وہ یہود ونصاریٰ کی طرح کتاب میں اختلاف کرنے لگیں حضرت عثمان نے حضرت حفصہ کو کہلا بھیجا کہ تم وہ صحیفے میرے پاس بھیج دو ہم اس کے چند صحیفوں میں نقل کرا کر پھر تمہیں واپس کر دیں گے حضرت حفصہ نے یہ صحیفے حضرت عثمان کو بھیج دیئے حضرت عثمان نے حضرت زید بن ثابت ،عبداللہ بن زبیر ،سعید بن عاص،عبدالرحمٰن بن حارث بن ہشام کو حکم دیا تو ان لوگوں نے اس کو مصاحف میں نقل کیا اور حضرت عثمان نے ان تینوں قریشیوں سے کہا کہ جب تم میں اور زید بن ثابت میں کہیں (قرآت) قرآن میں اختلاف ہو تو اس کو قریش کی زبان میں لکھو اس لیے کہ قرآن انھیں کی زبان میں نازل ہوا ہے چنانچہ ان لوگوں نے ایسا ہی کیا یہاں تک کہ جب ان صحیفوں کو مصاحف میں نقل کر لیا گیا تو حضرت عثمان نے وہ صحیفے حضرت حفصہ کے پاس بھجوا دیئے اور نقل شدہ مصاحف میں سے ایک ایک تمام علاقوں میں بھیج دیئے اور حکم دے دیا کہ اس کے سوائے جو قرآن صحیفہ یا مصاحف میں ہے جلا دیا جائے ابن شہاب کا بیان ہے کہ مجھ سے خارجہ بن زید بن زید بن ثابت نے حضرت زید بن ثابت کا قول نقل کیا کہ میں نے مصاحف کو نقل کرتے وقت سورت احزاب کی ایک آیت نہ پائی حالانکہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ آیت پڑھتے ہوئے سنا تھا ہم نے اسے تلاش کیا تو وہ آیت مجھے حضرت خزیمہ بن ثابت انصاری کے پاس ملی (وہ آیت یہ ہے) (مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ رِجَالٌ صَدَقُوْا مَا عَاهَدُوا اللّٰهَ عَلَيْهِ الخ) (57) یعنی ایمانداروں سے آدمی ہیں جنہوں نے اللہ سے کیا ہوا وعدہ سچ کر دکھایا تو ہم نے اس آیت کو اس سورت میں شامل کر دیا۔(58)

(7) دین کے خاطر جان قربان کر دینا:

حضرت عائشہ صدیقہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا اے عثمان ہوسکتا

ہے کہ اللہ تعالیٰ تمہیں ایک قمیص (یعنی خلافت) پہنائیں اگر لوگ اسے اتارنا چاہیں تو مت اتارنا۔(59)

حضرت ابوسہلہ کہتے ہیں کہ حضرت عثمان جب گھر میں محصور تھے تو مجھ سے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھ سے ایک عہد لیا تھا چنانچہ میں اسی پر صبر کرنے والا ہوں۔(60)

(8)امت کو اختلافات سے بچانے کی کوشش:

1)جمع قرآن کے ذریعہ امت کو اختلاف سے بچانا:

عبدالرحمٰن بن مہدی مشہور تابعی فرماتے ہیں کہ حضرت عثمان میں دو صفتیں ایسی ہیں جو ان کو شیخین پر بھی ترجیح دیتی ہیں ایک ان کا صبر جس کا انجام شہادت ہوا دوسرا پوری امت کا ایک قرآن پر جمع کرنا (اور لوگوں کو اختلاف سے بچانا)۔(61)

2)اپنا خون دیکر امت کو اختلاف سے بچانا:

- سیدنا عثمان اپنے گھر میں محصور تھے باغی باہر آپ کو شہید کرنے کے درپے تھے سیدنا عبداللہ بن زبیر اور بعض دیگر صحابہ کرام آپ کو ان سے لڑنے کا مشورہ دے رہے تھے سیدنا عبداللہ بن زبیر تو یہاں تک فرما رہے تھے کہ اللہ کی قسم ان باغیوں سے لڑنا حلال ہے۔آپ حکم دیجیے ہم ان سے لڑیں گے ایسے میں سیدنا عثمان نے امت کے وسیع تر مفاد کی خاطر لڑائی سے گریز کیا اور لوگوں سے فرمایا۔

اعزم علی من کان لنا علیہ سمع و طاعۃ لما کف یدہ و سلاحہ
فان اعظمکم عندی غناء الیوم من کف یدہ و سلاحہ

جس شخص پر میری سمع واطاعت واجب ہے میں اسے قسم دیتا ہوں کہ وہ اپنے ہاتھ اور ہتھیار روکے رکھے آج میرا سب سے بڑا مددگار وہ ہے جو اپنے ہاتھ اور ہتھیار روکے رکھے گا۔(62)

- زید بن ثابت حضرت عثمان کے پاس آئے اور بولے انصار دروازہ پر حاضر ہیں اور عرض

کرتے ہیں کہ ہم دوبارہ انصار بننے کے لیے حاضر ہیں حضرت عثمان نے فرمایا اگر مقصد جنگ کرنا ہے تو میں اجازت نہیں دوں گا۔(63)

● ابو ہریرہ آئے انھوں نے کہا: حضرت جنگ کی اجازت ہے؟ امیر المومنین نے فرمایا ابو ہریرہ کیا تم اس کو پسند کرو گے کہ تم مجھ کو اور سب لوگوں کو تہ تیغ کر دو انہوں نے جواب دیا نہیں آپ نے پھر فرمایا اگر تم نے ایک آدمی بھی قتل کیا تو گویا سب کو ہی قتل کر دیا۔(64)

● حضرت مغیرہ بن شعبہ بھی آئے اور بولے آپ امت کے امام اور خلیفہ برحق ہیں جو صورت حال اس وقت درپیش ہے اس کے پیش نظر صرف تین صورتیں ہیں ان میں سے کوئی ایک اختیار فرمائیے، ایک یہ کہ آپ کے پاس طاقت کافی ہے اس کو لے کر نکلیے اور دشمنوں کا مقابلہ کیجیے آپ حق پر ہیں اور وہ باطل پر، دوسری صورت یہ ہے کہ کاشانہ خلافت کے صدر دروازہ پر باغیوں کا ہجوم ہے، اس کو چھوڑ کر ہم عقب میں ایک دروازہ بنائے دیتے ہیں آپ اس سے نکل کر سواری پر بیٹھ کر مکہ مکرمہ چلیے وہاں حرم میں لوگ جنگ نہ کریں گے، تیسری صورت یہ ہے کہ عقب دروازہ سے نکل کر شام چلیے وہاں معاویہ موجود ہیں اور شام کے لوگ وفادار بھی ہیں، لیکن حضرت عثمان ان تینوں صورتوں میں سے کسی پر راضی نہیں ہوئے اور فرمایا میں مقابلہ نہیں کروں گا کیونکہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا وہ پہلا خلیفہ بننا گوارا نہیں کر سکتا جس کے ہاتھوں امت میں خوں ریزی کا آغاز ہوا ہو، میں مکہ بھی نہیں جاوں گا کیوں کہ یہ لوگ وہاں بھی خوں ریزی سے باز نہ آئیں گے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پیش گوئی ہے کہ قریش کا ایک شخص مکہ کی حرمت اٹھائے گا میں وہ شخص بننا برداشت نہیں کر سکتا، رہا شام جانا تو وہاں کے لوگ ضرور وفادار ہیں اور معاویہ بھی وہاں ہیں لیکن جوار رسول اور دار الھجرت سے جدائی اور دوری کس طرح منظور کر سکتا ہوں۔(65)

باب:6

فضائل، خصوصیات، امتیازت، بشارتیں

(1) سابقین اولین میں سے ہیں: حضرت عثمان اولین اسلام لانے والوں میں سے تھے بعض حضرات کے نزدیک اسلام لانے والوں میں ان کا نمبر چوتھا ہے۔(66)

(2) ذوالنورین ہیں: حضرت عثمان دنیا کی تاریخ میں وہ واحد انسان ہیں جن کے نکاح میں کسی نبی کی دو بیٹیاں آئی ہیں۔(67)

(3) حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو عثمان رضی اللہ عنہ کی شخصیت پر کامل اعتماد تھا: جب آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بیٹی رقیہ اور پھر ام کلثوم کا انتقال ہوگیا تو فرمایا اگر میری اور کوئی بیٹی ہوتی تو وہ بھی عثمان کو دیدیتا(68) صلح حدیبیہ میں سفارت کیلیے حضور نے حضرت عثمان کا ہی انتخاب فرمایا۔(69)

طبرانی کی روایت میں ہے؛

ما زوجت عثمان ام کلثوم الا بوحی من السماء(70)

حضرت عثمان حضرت ام کلثوم سے نکاح آسمانی وحی کی وجہ سے کیا۔

(4) عثمان نے ہمیشہ حضور کی اطاعت کی: خود فرماتے ہیں؛

فإنَّ الله تبارك وتعالى بعثَ محمداً ﷺ [بالحق] ، فكنتُ ممن استجاب لله ولرسوله، وآمنتُ بما بعث به، ثم هاجرتُ الهجرتين كما قلتَ، وصحبتُ رسولَ الله ﷺ، وبايَعتُه، فوالله ما عَصَيْتُه، ولا غَشَشتُه حتى توفاه الله۔(71)

خود فرماتے ہیں کہ میں ان لوگوں میں سے ہوں جنہوں نے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی بات مانی اور میں اس چیز پر بھی ایمان لایا جو سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر نازل کی گئی

تھی اور میں نے دو دفعہ ہجرت کی جیسا کہ تم نے بیان کیا اور میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی صحبت بھی اٹھائی اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بیعت کی لیکن اللہ کی قسم ! میں نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نافرمانی نہیں کی اور نہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے فریب کیا اللہ تعالیٰ نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو وفات دی۔

(5) عثمان رضی اللہ عنہ کیلیے آخری دم تک حضور کی رضا مندی ہے: حضرت عثمان ان چھ رفقائے امت میں سے ہیں جن کیلیے آخری دم تک حضور کی رضا مندی ثابت ہے۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے وصال کے وقت فرمایا میں اس امر خلافت کا مستحق ان لوگوں سے زیادہ کسی کو نہیں سمجھتا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے وفات پائی اس حال میں کہ آپ ان لوگوں سے راضی تھے میرے بعد یہ جس کو بھی خلیفہ بنالے تو وہ خلیفہ ہے اس کی بات سنو اور اس کی اطاعت کرو اور عثمان، علی، زبیر، عبدالرحمن بن عوف اور سعد بن ابی وقاص کا نام لیا۔(72)

(6) عثمان رضی اللہ عنہ کیلیے حضور نے موت کی بیعت لی:

حضور نے حضرت عثمان کو صلح حدیبیہ کے موقع پر سفیر بنا کر کفار مکہ کے پاس بھیجا پھر جب آپ کے شہید کر دیے جانے کی افواہ پھیلی تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے صحابہ کرام کو جمع فرما کر خونِ عثمان کا بدلہ لینے کیلیے ان سے موت کی بیعت لی جسے بیعت رضوان کہا جاتا ہے۔(73)

(7) حضور نے اپنے ہاتھ کو عثمان کا ہاتھ قرار دیا: بیعت رضوان کے موقع پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنا ہاتھ نیچے رکھا صحابہ آپ کے ہاتھ کے اوپر ہاتھ رکھتے گئے یہاں تک کہ آپ نے ان کے ہاتھ کے اوپر اپنا دوسرا ہاتھ رکھتے ہوئے فرمایا **ھذہ ید عثمان** یہ عثمان رضی اللہ عنہ کا ہاتھ ہے۔(74)

(8) عثمان کیلیے فتنوں سے محفوظ رہنے کی بشارت ہے:

کعب بن عجرۃ فرماتے ہیں؛

قَالَ: ذَكَرَ رَسُولُ ﷺ فِتْنَةً فَقَرَّبَهَا، فَمَرَّ رَجُلٌ مُقَنَّعٌ رَأْسُهُ، فَقَالَ

رَسُولُ اللّٰہِ ﷺ هَذَا يَوْمَئِذٍ عَلَى الْهُدَى فَوَثَبْتُ، فَأَخَذْتُ بِضَبْعَيْ عُثْمَانَ، ثُمَّ اسْتَقْبَلْتُ رَسُولَ اللّٰہِ ﷺ فَقُلْتُ: هَذَا؟ قَالَ: هَذَا (75)

حضرت کعب بن عجرہ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک فتنہ کا ذکر کیا قریبی زمانے میں اسی وقت ایک آدمی اپنے سر کو ڈھانپے ہوئے گزرا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ یہ شخص اس دن ہدایت پر ہوگا، میں نے چھلانگ لگائی اور حضرت عثمان کو پکڑ لیا۔ پھر میں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آیا اور عرض کی یہ والے ؟ آپ نے فرمایا ہاں۔

أن رسولَ الله - ﷺ ذكر فِتْنة، فقال: يُقْتَلُ هذا فيها مظلوماً - يعني: عثمانَ . (76)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک فتنے کا ذکر کیا اور فرمایا کہ یہ (عثمان) اس فتنے میں مظلوم قتل کئے جائیں گے۔

(9) شہادت کی بشارت دی:

1) ایک دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حرا پہاڑ پر چڑھے تو وہ حرکت کرنے لگا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا؛

اسْكُنْ حِرَاءُ، فَمَا عَلَيْكَ إِلَّا نَبِيٌّ، أَوْ صِدِّيقٌ، أَوْ شَهِيدٌ، (77)

اے حرا ٹھہر جا کیونکہ تیرے اوپر سوائے نبی یا صدیق یا شہید کے اور کوئی نہیں ہے

(2) ابو موسیٰ سے روایت کرتے ہیں کہ وہ مدینہ کے کسی باغ میں نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ تھے اور آپ کے ہاتھ میں ایک لکڑی تھی جس سے پانی اور کیچڑ کے درمیان مار رہے تھے ایک شخص آیا اور دروازہ کھولنے کو کہا تو نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا دروازہ کھول دو اور اس کو جنت کی خوشخبری دے دو میں دروازہ پر گیا تو دیکھا کہ حضرت ابوبکر تھے میں نے ان کے لیے دروازہ کھول دیا اور جنت کی خوشخبری دے دی پھر دوسرے شخص نے دروازہ کھولنے کو کہا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اس کے لیے دروازہ کھول دو اور اس کو

جنت کی خوشخبری دے دو میں گیا تو دیکھا کہ حضرت عمر ہیں میں نے ان کے لیے دروازہ کھول دیا اوران کو جنت کی خوشخبری دے دی پھرایک شخص نے دروازہ کھولنے کو کہا اس وقت آپ تکیہ لگائے ہوئے تھے آپ بیٹھ گئے اور فرمایا کھول دو اور اس کو جنت کی خوشخبری دو اس مصیبت پر جو ان کو پہنچے گی میں نے دیکھا کہ حضرت عثمان ہیں میں نے دروازہ کھول دیا اور ان کو جنت کی خوشخبری دی اور وہ بھی بیان کر دیا جو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تھا انھوں نے کہا اللہ مددگار ہے۔(78)

(10)عثمان رضی اللہ عنہ کیلیے جنت کی بشارت ہے:

1)ابوموسیٰ سے روایت کرتے ہیں کہ وہ مدینہ کے کسی باغ میں نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ تھے اور آپ کے ہاتھ میں ایک لکڑی تھی جس سے پانی اور کیچڑ کے درمیان مار رہے تھے ایک شخص آیا اور دروازہ کھولنے کو کہا تو نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا دروازہ کھول دو اور اس کو جنت کی خوشخبری دے دو میں دروازہ پر گیا تو دیکھا کہ حضرت ابوبکر تھے میں نے ان کے لیے دروازہ کھول دیا اور جنت کی خوشخبری دے دی پھر دوسرے شخص نے دروازہ کھولنے کو کہا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اس کے لیے دروازہ کھول دو اور اس کو جنت کی خوشخبری دے دو میں گیا تو دیکھا کہ حضرت عمر ہیں میں نے ان کے لیے دروازہ کھول دیا اوران کو جنت کی خوشخبری دے دی پھرایک شخص نے دروازہ کھولنے کو کہا اس وقت آپ تکیہ لگائے ہوئے تھے آپ بیٹھ گئے اور فرمایا کھول دو اور اس کو جنت کی خوشخبری دو اس مصیبت پر جو ان کو پہنچے گی میں نے دیکھا کہ حضرت عثمان ہیں میں نے دروازہ کھول دیا اور ان کو جنت کی خوشخبری دی اور وہ بھی بیان کر دیا جو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تھا انھوں نے کہا اللہ مددگار ہے۔(79)

2)حضرت عثمان عشرہ مبشرہ یعنی ان دس خوش قسمت ترین افراد میں سے ہیں جن کو حضور نے ایک ہی مجلس میں نام بنام جنت کی خوشخبری سنائی

ایک شخص نے حضرت علی کا ذکر کیا (کچھ ان کی شان میں بے ادبی کی) تو حضرت سعید بن زید کھڑے ہو گئے اور فرمایا کہ میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر گواہی دیتا ہوں کہ یہ

بیشک میں نے آپ سے سنا اور آپ فرماتے تھے کہ دس آدمی جنت میں جائیں گے، نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جنت میں ہوں گے، ابوبکر جنت میں ہوں گے، حضرت عمر جنت میں ہوں گے، حضرت عثمان جنت میں ہوں گے، حضرت علی جنت میں ہوں گے، عبدالرحمن بن عوف جنت میں ہوں گے، زبیر بن عوام جنت میں ہوں گے، سعد بن مالک جنت میں ہوں گے اور اگر میں چاہوں تو دسویں کا نام بھی لے سکتا ہوں۔ راوی کہتے ہیں کہ لوگوں نے کہا کہ دسواں کون ہے؟ سعید بن زید کچھ دیر خاموش رہے راوی کہتے ہیں کہ لوگوں نے پوچھا کہ دسواں کون ہے؟ فرمایا کہ سعید بن زید (یعنی خود)۔**(80)**

3) حضرت عائشہ فرماتی ہیں ایک مرتبہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے گوشت بھجوایا حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا من بعث هذا؟ یہ کس نے بھیجا ہے فرمایا عثمان رضی اللہ عنہ نے اس پر حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دعا دی حضرت عائشہ فرماتی ہیں فرایت رسول الله صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم رافعا یدیه ید عو لعثمان۔**(81)**

ایک روایت میں ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے 3 مرتبہ یہ دعا دی اللهم انی قد رضیت عن عثمان فارض عنه اے اللہ میں عثمان سے راضی ہوں آپ بھی ان سے راضی جائیں۔**(82)**

(11) عثمان کیلیے حضور کی رفاقت کی بشارت:

1) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ ہر نبی کا ایک رفیق ہوتا ہے اور میرا رفیق عثمان ہے یعنی جنت میں۔**(83)**

2) ابن عمر فرماتے ہیں کہ عثمان نے (شہادت کی صبح) لوگوں سے باتیں کرتے ہوئے فرمایا

إِنِّي رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبَابَكْرٍ وَعُمَرَ. قَالَ: فَقَالُوا: أَفْطِرْ عِنْدَنَا اللَّيْلَةَ، أَوْ قَالَ: إِنَّكَ تُفْطِرُ عِنْدَنَا اللَّيْلَةَ۔**(84)**

آپ نے فرمایا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور حضرت ابوبکر وعمر کو دیکھا ہے وہ فرما رہے تھے کہ آج رات ہمارے پاس افطاری کرو، یا یہ فرمایا کہ آپ آج رات

ہمارے پاس افطاری کریں گے۔

(12)ابوبکر وعمر کے بعد سب سے افضل:

قَالَ: كُنَّا فِي زَمَنِ النَّبِيِّ ﷺ لاَ نَعْدِلُ بِأَبِي بَكْرٍ أَحَدًا، ثُمَّ عُمَرَ، ثُمَّ عُثْمَانَ، ثُمَّ نَتْرُكُ أَصْحَابَ النَّبِيِّ ﷺ لاَ نُفَاضِلُ بَيْنَهُمْ ـ(85)

ہم رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے عہد مبارک میں حضرت ابوبکر کے برابر کسی کو نہ سمجھتے تھے پھر حضرت عمر کو اور پھر حضرت عثمان کو اس کے بعد ہم اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو چھوڑ دیتے تھے یعنی ان میں باہم کسی کو ایک دوسرے پر ترجیح نہ دیتے تھے۔

(13)عثمان سے بغض رکھنے والوں برا بھلا کہنے والوں کا انجام:

1)نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس ایک شخص کا جنازہ لایا گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس کی نماز جنازہ نہیں پڑھی عرض کیا گیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہم نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اس سے پہلے کسی کی نماز جنازہ ترک کرتے نہیں دیکھا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ یہ عثمان کے ساتھ بغض رکھتا تھا لہذا اللہ تعالی بھی اس سے بغض رکھتے ہیں۔(86)

2)ابونضرۃ منذر بن مالک تابعی فرماتے ہیں:

كنا بالمدينة فسب رجل عثمان فنهينا فلم ينته فارعدت ثم جاءت صاعقة فاحرقته۔(87)

ہم مدینہ میں تھے کہ وہاں ایک شخص سیدنا عثمان کو گالی دینا شروع ہوگیا ہم نے اسے اس سے روکا، لیکن وہ باز نہ آیا تو اچانک بادل گرجا پھر آسمان سے بجلی آئی تو اس نے اسے جلادیا۔

(14)صحابہ حضرت عثمان کا دفاع کیا کرتے تھے:

1)عبداللہ بن عمر کے پاس ایک شخص آیا اور اس سے یہ مکالمہ ہوا

س: کیا عثمان غزوہ بدر میں شریک نہیں ہوئے تھے؟

ج: نہیں تھے

س: کیا عثمان جنگ احد میں فرار اختیار کر گئے تھے

ج: ہاں

س: کیا عثمان بیعت رضوان میں بھی شریک نہیں تھے

ج: ہاں شریک نہیں تھے

جب یہ شخص اپنے تینوں سوالات ختم کر چکا تو اب حضرت عبداللہ بن عمر نے فرمایا؛

لو اب ہر معاملہ کی حقیقت سنو غزوہ بدر میں عثمان اس لیے شریک نہیں ہوئے کہ اس موقع پر ان کی اہلیہ سخت علیل تھیں اس لیے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے انھیں حکم دیا کہ وہ مدینہ سے باہر نہ جائیں اور بیوی کی تیمارداری کریں،(ایک روایت میں ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ بھی فرمایا ان لک اجر رجل ممن شهد بدرا و سهمه) آپ کو بھی وہی اجر ملے گا جو شرکاء بدر کو ملا تھا، پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان کو ایک حصہ دیدیا (فتح) غزوہ احد میں بیشک انھوں نے میدان جنگ چھوڑ دیا تھا لیکن وہ بعد میں خود اس پر نادم وشرمسار ہوئے اور توبہ واستغفار کی اللہ تعالیٰ نے توبہ قبول فرمائی اور ان کو معاف کر دیا،(اس کے بعد حضرت عبداللہ بن عمر نے قرآن مجید سورہ آل عمران کی مذکورہ بالا آیت تلاوت فرمائی) اب رہی بیعت رضوان کے وقت غیر حاضری تو اس کا سبب یہ ہے کہ عثمان اس وقت خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مکہ میں بھیجے ہوئے تھے،قریش نے ان کو روک لیا تھا اور پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جب بیعت لی تو فرمایا: **ان عثمان انطلق فی حاجة اللہ و حاجة رسوله و انی ابايع له۔** بیشک عثمان اللہ اور اس کے رسول کی ضرورت سے رہ گئے ہیں اور میں ان کی طرف سے بیعت کرتا ہوں۔

پھر خود اپنا ایک ہاتھ دوسرے ہاتھ پر رکھ کر عثمان کی طرف سے بھی بیعت لی تھی۔(88)

2) دشمنوں نے مصاحف کے نذر آتش کر دینے کو بہانہ بنا کر اسے بھی حضرت عثمان کا ایک جرم قرار دیا اور اپنے الزامات کی فہرست میں اس کا اور اضافہ کر دیا۔حضرت علی کو اس کی اطلاع ہوئی تو فرمایا اگر عثمان مصاحف کو نذر آتش نہ کرتے تو میں کرتا،لوگو عثمان کی شان میں

غلو کرنے سے بچو تم کہتے ہو کہ عثمان نے مصاحف میں تحریف کر دی، خدا کی قسم انھوں نے جو کچھ کیا ہے صحابہ کرام کی رائے اور مشورہ سے کیا ہے اگر میں حکمراں ہوتا تو اس معاملہ میں میں بھی وہی کرتا جو انھوں نے کیا۔(89)

باب:7

حضرت عثمان سے متعلق غلط فہمیوں کے جوابات

پوری امت مسلمہ کا اجماعی عقیدہ ہے کہ حضرت عثمان تیسرے خلیفہ راشد ہیں، وہ بے شمار فضائل امانت، دیانت، صداقت، سخاوت حیا صلہ رحمی کے حامل ہیں اس کے باوجود بعض مخالفین عثمان سے متعلق بغض وعناد کی وجہ سے ان پر اقرباء نوازی وغیرہ کے کچھ اعتراضات کرتے ہیں، ذیل میں ان اعتراضات کے جوابات دیے جارہے ہیں تاکہ اگر کسی کے دل میں خلیفہ راشد حضرت عثمان سے متعلق کوئی بدگمانیاں ہوں تو وہ دور ہوجائیں اور اگر نہیں ہیں تو کسی کے اعتراض وسوسہ سے متاثر نہ ہوں۔

اعتراض 1: حضرت عثمان نے اپنے دور خلافت میں امتیازات کا غلط استعمال کیا منصب، حکومتی عہدے اپنے رشتے داروں کو بنوامیہ کو دیئے۔

جواب 1: پہلی بات تو یہ ہے عہدے منصب دینے میں اقربا نوازی اس وقت مذموم ہے کہ جب نا اہل کو یا غیر کے حق کو دبا کر ضایع کر کے اپنے قریبی کو دیا جائے حضرت عثمان نے جو اپنے رشتے داروں کو عہدے دیئے وہاں یہ صورتحال نہ تھی۔(90)

دوسری بات یہ ہے کہ حضرت عثمان کے دور خلافت میں اسلامی مملکت 44 لاکھ مربع میل پر محیط ہوگئی تھی (جس میں حجاز میں مکہ مدینہ یمن مصر کا تمام علاقہ شام کا علاقہ، افریقہ کا ایک بڑا حصہ، مراکش، اندلس، فارس کے تمام علاقے خراسان تک مشرق میں مکران کی حدود تک) اتنی وسیع مملکت کا انتظام سنبھالنے کیلیے چند نہیں بلکہ بہت سارے عہدے اوران کو سنبھالنے والے چاہیئے۔

اتنے سارے عہدوں میں سے حضرت عثمان نے اپنے رشتے داروں کو بنوامیہ کو صرف پانچ

چھ عہدے دیئے (ان کو بھی حسب ضرورت بدلتے رہتے تھے) اور انصاف سے دیکھا جائے تو یہ کوئی اعتراض کی بات نہیں۔(91)

- کوفہ میں کچھ مدت کیلیے ولید بن عقبہ، سعید بن العاص۔ بصرۃ میں عبد اللہ بن عامر شام میں امیر معاویہ۔ مصر میں عبداللہ بن سعد بن ابی سرح عہدہ کاتب مروان کو

اعتراض 2: حضرت عثمان نے اپنے جن رشتے داروں کو عہدے دیئے تھے وہ نا اہل تھے بلکہ فاسق وخائن تھے اسلام اور مسلمانوں کا انکی وجہ سے نقصان ہوا، ان کی وجہ سے جاہلی تعصب قبائلی دھڑے بندی وجود میں آئی۔

جواب 2: یہ چھ حضرات نا اہل نہیں تھے ان کو نا اہل سمجھنا غلط ہے تفصیل کیلیے دیکھیں۔(92)

اعتراض 3: حضرت عثمان نے اپنے رشتہ داروں کو بیت المال سے ناجائز طریقے سے مالی عطیات دیئے جس کی وجہ سے لوگ ان سے متنفر ہوئے۔

جواب 3: جن روایات کی بناء پر حضرت عثمان پر یہ اعتراض کیا جاتا ہے وہ تاریخی روایات ہیں جن کو بلا تحقیق نقل کر دیا گیا ان میں بعض تو صحیح نہیں جھوٹی ہیں اور بعض مبالغہ آمیزی پر مبنی ہیں اور جو صحیح ہیں تو ان کا مطلب یہ ہے کہ آپ اپنے مال سے دیتے تھے بیت المال سے نہیں نیز آپ بیت المال سے صرف اپنے رشتہ داروں کو نہیں سب ہی کو خوب خوب نوازتے تھے۔(93)

اعتراض 4: دور عثمانی کے آخر میں حضرت عثمان کے عمال وحکام کی وجہ سے مختلف قسم کے منکرات اور برائیاں پھیل گئی تھیں اور شریعت کی خلاف ورزی ہونے لگی تھی جس کی وجہ سے لوگ حضرت عثمان سے نفرت کرنے لگے تھے۔

جواب 4: یہ بات غلط ہے صحیح بات یہ ہے کہ دور عثمانی میں دینی انتظامی معاملات درست تھے ہاں عثمانی خلافت کے آخری ایام میں ابن سبا نے مسلمانوں میں اختلاف اور پھوٹ ڈالنے کیلیے منافقانہ تحریک چلائی وہ حضرت عثمان اور ان کے عمال پر اعتراضات کرتے آخر کوفہ

بصرہ مصر سے براحال کر کے مدینہ آئے اور حضرت عثمان کے مکان کا محاصرہ کر کے انہیں شہید کر دیا۔(94)

المنبر مرکز تعلیم و تربیت فاؤنڈیشن MARKAZ TALEEM-O-TARBIYAT FOUNDATION

حوالہ جات

حوالہ جات

(1)(حضرت عثمان ذوالنورین، مولانا سعید احمد اکبر آبادی: 273)
(2)(مسند احمد، رقم: 522)
(3)(حضرت عثمان ذوالنورین، مولانا سعید احمد اکبر آبادی: 290)
(4)(تذکرۃ الحفاظ/حضرت عثمان ذوالنورین، مولانا سعید احمد اکبر آبادی: 290)
(5)(حضرت عثمان ذوالنورین، مولانا سعید احمد اکبر آبادی: 291)
(6)(بخاری، رقم: 160)
(7)(حضرت عثمان ذوالنورین، مولانا سعید احمد اکبر آبادی: 292)
(8)(بخاری، رقم: 292۔ حضرت عثمان ذوالنورین، مولانا سعید احمد اکبر آبادی: 297)
(9)(کنز العمال حضرت عثمان ذوالنورین، مولانا سعید احمد اکبر آبادی: 291)
(10)(حضرت عثمان ذوالنورین، مولانا سعید احمد اکبر آبادی: 291)
(11)(حضرت عثمان ذوالنورین، مولانا سعید احمد اکبر آبادی: 303)
(12)(کنز العمال/حضرت عثمان ذوالنورین، مولانا سعید احمد اکبر آبادی: 282)
(13)(حضرت عثمان ذوالنورین، مولانا سعید احمد اکبر آبادی: 282)
(14)(طبری/حضرت عثمان ذوالنورین، مولانا سعید احمد اکبر آبادی: 283)
(15)(حضرت عثمان ذوالنورین، مولانا سعید احمد اکبر آبادی: 317)
(16)(حضرت عثمان ذوالنورین، مولانا سعید احمد اکبر آبادی: 283)
(17)(حضرت عثمان ذوالنورین، مولانا سعید احمد اکبر آبادی: 290)
(18)(حضرت عثمان ذوالنورین، مولانا سعید احمد اکبر آبادی: 275)
(19)(حضرت عثمان ذوالنورین، مولانا سعید احمد اکبر آبادی: 281)
(20)(ابوداود: 4502۔ مسند احمد: 452)
(21)(ابن ماجہ، رقم: 154)
(22)(جامع الاصول، رقم: 6467۔ مسلم، رقم: 6210)
(23)(جامع الاصول، رقم: 6468۔ مسلم، رقم: 6209 فضائل صحابہ سعود الصاعدی: 6/24)
(24)(تاریخ امت مسلمہ: 1/592)
(25)(بخاری، رقم: 6433)
(26)(بخاری، رقم: 1683)
(27)(بخاری، رقم: 475)
(28)(مسند احمد، رقم: 415)
(29)(مسند احمد، رقم: 426)
(30)(مسند احمد، رقم: 441)
(31)(حضرت عثمان ذوالنورین، مولانا سعید احمد اکبر آبادی: 283)
(32)(حضرت عثمان ذوالنورین، مولانا سعید احمد اکبر آبادی: 283)

(33)(طبرانی فی الکبیر/مجمع الزوائد فضائل صحابہ سعود الصاعدی:6/13، حضرت عثمان ذوالنورین، مولانا سعید احمد اکبر آبادی:283۔ بخاری، رقم:5122)
(34)(حضرت عثمان ذوالنورین، مولانا سعید احمد اکبر آبادی:284)
(35)(حضرت عثمان ذوالنورین، مولانا سعید احمد اکبر آبادی:288)
(36)(حضرت عثمان ذوالنورین، مولانا سعید احمد اکبر آبادی:287)
(37)(حضرت عثمان ذوالنورین، مولانا سعید احمد اکبر آبادی:288)
(38)(حضرت عثمان ذوالنورین، مولانا سعید احمد اکبر آبادی:275)
(39)(حضرت عثمان ذوالنورین، مولانا سعید احمد اکبر آبادی:275)
(40)(حضرت عثمان ذوالنورین، مولانا سعید احمد اکبر آبادی:276)
(41)(حضرت عثمان ذوالنورین، مولانا سعید احمد اکبر آبادی:276)
(42)(حضرت عثمان ذوالنورین، مولانا سعید احمد اکبر آبادی:276)
(43)(حضرت عثمان ذوالنورین، مولانا سعید احمد اکبر آبادی:150)
(44)(حضرت عثمان ذوالنورین، مولانا سعید احمد اکبر آبادی:86)
(45)(جامع الاصول: 6473 فضائل صحابہ سعود الصاعدی:6/93)
(46)(بخاری، رقم:2778)
(47)(حضرت عثمان ذوالنورین، مولانا سعید احمد اکبر آبادی:63)
(48)(جامع الاصول، رقم:6483)
(49)(مجمع الزوائد فضائل صحابہ سعود الصاعدی:6/106)
(50)(تاریخ امت مسلمہ:1/616)
(51)(تاریخ امت مسلمہ:1/616)
(52)(جامع الاصول، رقم: 6473 فضائل صحابہ سعود الصاعدی:6/92)
(53)(ابن حبان، رقم:6920)
(54)(جامع الاصول، رقم: 6470 فضائل صحابہ سعود الصاعدی:6/77)
(55)(جامع الاصول، رقم:6471)
(56)(مصنف ابن شیبہ:37690)
(57)(33۔ الاحزاب:23)
(58)(بخاری، رقم: 4987 تفصیل کیلیے دیکھیں عثمان ذوالنورین 306 تا 314)
(59)(جامع الاصول، رقم:6480)
(60)(جامع الاصول، رقم:6482)
(61)(حضرت عثمان ذوالنورین، مولانا سعید احمد اکبر آبادی:314)
(62)(تاریخ المدینۃ المنورہ:4/1208، اسنادہ صحیح)
(63)(حضرت عثمان ذوالنورین، مولانا سعید احمد اکبر آبادی:254)
(64)(حضرت عثمان ذوالنورین، مولانا سعید احمد اکبر آبادی:254)
(65)(حضرت عثمان ذوالنورین، مولانا سعید احمد اکبر آبادی:255)
(66)(حضرت عثمان ذوالنورین، مولانا سعید احمد اکبر آبادی:61 جامع الاصول:6483)
(67)(تاریخ امت مسلمہ:1/591)
(68)(فتح الباری۔ فضائل صحابہ سعود الصاعدی:6/126)
(69)(بخاری، رقم:3698)

(70)(فضائل صحابہ سعود الصاعدی:119/6)
(71)(جامع الاصول، رقم:6483)
(72)(بخاری، رقم:1392)
(73)(سورۃ الفتح:18، بخاری، رقم:3698)
(74)(بخاری، رقم:4066۔فضائل صحابہ سعود الصاعدی:5/6)
(75)(ابن ماجہ، رقم:111۔فضائل صحابہ سعود الصاعدی: 46/6)
(76)(جامع الاصول، رقم:6481فضائل صحابہ سعود الصاعدی:66/6)
(77)(مسلم، رقم:50فضائل صحابہ سعود الصاعدی: 89/6)
(78)(بخاری، رقم:6216)
(79)(بخاری، رقم:6216)
(80)(ابوداود، رقم:4649)
(81)(فضائل صحابہ سعود الصاعدی:103/6)
(82)(فضائل صحابہ سعود الصاعدی:105/6)
(83)(جامع الاصول، رقم:6472فضائل صحابہ سعود الصاعدی:108/6)
(84)(مصنف ابن ابی شیبہ، رقم:30510)
(85)(بخاری، رقم:3697)
(86)(جامع الاصول، رقم:6479(فضائل صحابہ سعود الصاعدی:141/6)
(87)(کتاب الثقات لابن حبان، رقم:105/8)
(88)(حضرت عثمان ذوالنورین، مولانا سعید احمد اکبرآبادی: 72، بخاری ،رقم: 4066، ابو داود ،رقم: 2726فضائل صحابہ سعود الصاعدی:5/6)
(89)(حضرت عثمان ذوالنورین، مولانا سعید احمد اکبر آبادی:314)
(90)(رحماء بینھم:335-315/4)
(91)(رحماء بینھم:76-38/4)
(92)(رحماء بینھم:314-77/4)
(93)(رحماء بینھم:363-315/4)
(94)(رحماء بینھم:396-384-373/4)

MARKAZ TALEEM-O-TARBIYAT FOUNDATION

یادداشت

المنبر مرکز تعلیم وتربیت فاؤنڈیشن MARKAZ TALEEM-O-TARBIYAT FOUNDATION

{مفتی منیر احمد صاحب کی تالیفات ورسائل}

نمبر شمار	کتاب	نمبر شمار	کتاب
1	فہم ایمانیات	19	فہم جمعۃ المبارک
2	فہم محرم الحرام کورس	20	حلال وحرام رشتوں کی پہچان کے رہنما اصول
3	فہمِ صفر کورس	21	شادی مبارک
4	فہمِ شعبان کورس (شبّ براءت)	22	کامیاب گھرداری
5	فہمِ زکوۃ کورس	23	بیٹی مبارک ہو
6	فہمِ رمضان کورس	24	جذباتی رویوں سے ایسے بچیں
7	فہمِ حج وعمرہ کورس	25	سیرت کوئز لیول 1
8	فہمِ قربانی کورس	26	سیرت کوئز لیول 2
9	فہم دین کورس	27	حقوق مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
10	فہمِ طہارت کورس	28	حدیث اور اُس کا درجہ کیسے پہچانیں
11	فہمِ نماز کورس	29	ڈپریشن، اسٹریس کے اسباب اور اُن کا حل
12	فہم حلال وحرام کورس	30	مالی معاملات اور اخلاقی تعلیمات
13	فہم مسائل حیض ونفاس	31	مالی معاملات اور شرعی تعلیمات
14	سخت بیماریوں، پریشانیوں کا یقینی علاج	32	مالی تنازعات اور ان کا حل
15	توبہ	33	فہم میراث
16	استخارہ	34	آسان علم النحو
17	مسنون اذکار	35	علم دین اور اس کے سیکھنے سکھانے کا صحیح طریقہ
18	فہم نکاح وطلاق	36	طبی اخلاقیات

Almuneer.pk AlmuneerOfficial Almuneer